امین النحو

مؤلف

ابو عبید عبد المعید البنارسی
متوفی ۱۹۸۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی ابنیہ

عربی نحو کی یہ مختصر کتاب اردو زبان میں ابتدائی طلبہ کے لئے ہے - اس میں ترتیب کی خاص رعایت کی گئی ہے اور تعلیمی اصول کے مطابق تدریج کا لحاظ رکھا گیا ہے اس لئے نہ زیادہ قواعد بیان کئے گئے نہ مشکل مسائل لکھے گئے اور نہ قواعد کی زیادہ تفصیل کی گئی - بچوں کی نفسیات کا خیال کرتے ہوئے مسائل کو حتی الامکان سہل اور آسان طور سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا اصل ماخذ نحو میر ہے باقی تعلیمی تجربہ اور دماغی کاوشوں کا نتیجہ ہے -

درسی کتاب خصوصًا ابتدائی کتاب کا مختصر ہونا ضروری ہے اور معلمین کا فرض ہے اچھی طرح سمجھا کر پڑھانا اور مشق و تمرین کرا کے مسائل کو خوب ذہن نشین کرنا۔ اس کتاب کا نام ابین النحو رکھا گیا۔ اخیر میں اس کتاب کے پڑھنے پڑھانے والوں سے درخواست ہے کہ وہ مؤلف کے لئے دعاء مغفرت کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو طالبین کے لئے مفید بنائے اور مؤلف کے لئے ذریعۂ نجات -

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ - حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ -

مؤلف

۱۵ $\frac{۵}{۹۲}$ ھ ۲۷ $\frac{۶}{۷۲}$ ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد۔ جاننا چاہیئے کہ آدمی کے منہ سے جو بولی نکلتی ہے اس کو لفظ کہتے ہیں۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں

مہمل ایسا لفظ جس کے کچھ معنیٰ نہ ہوں جیسے جَسَقٌ

موضوع ایسا لفظ جو بامعنیٰ ہو جیسے قَلَمٌ

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں

مفرد و مرکب

مفرد ۱ ایسا اکیلا لفظ جو ایک معنیٰ کو بتلائے اور اسی کو کلمہ کہتے ہیں

کلمہ کی تین قسمیں ہیں

اسم ایسا کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ کو خود بتلائے اور اس سے کوئی زمانہ نہ سمجھا جائے جیسے رَجُلٌ (مرد)

فعل ایسا کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ کو خود بتلائے اور اس کے ساتھ کوئی زمانہ بھی سمجھا جائے جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا زمانہ گذشتہ میں)

حرف ایسا کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ کو خود نہیں بتلاتا بلکہ دوسرے کلمہ کے ساتھ مل کر بتلاتا ہے جیسے مِنْ و اِلیٰ۔ مِنْ بنارسَ اِلیٰ دھلی (بنارس سے دہلی تک)

مرکب ۲ ایسا لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنا ہو۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں

مرکب مفید و غیر مفید (مرکب تام و مرکب ناقص)

مرکب مفید یا مرکب تام وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا چُپ ہو جاتے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو اور اسکو **جملہ** اور **کلام** بھی کہتے ہیں۔

جملہ اور کلام کی دو قسمیں ہیں

جملہ خبریہ و جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ ایسا جملہ ہے کہ اس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ:- جملہ خبریہ کسی واقعہ کی خبر اور اس کا بیان ہوتا ہے اب اس واقعہ کو نہ دیکھا جائے کہ کیا ہے اور اس کی خبر دینے والے اور بیان کرنے والے کو بھی نہ دیکھا جائے کہ سچا آدمی ہے یا جھوٹا صرف جملہ کے مضمون اور معنی کو دیکھا جائے تو اس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا دونوں کہہ سکتے ہیں۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں

جملہ اسمیہ و جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ (زید عالم ہے)

اس کا پہلا جزء **مسند الیہ** ہے اور اس کو **مبتدا** کہتے ہیں۔

اور دوسرا جزء **مسند** ہے اور اس کو **خبر** کہتے ہیں۔

جملہ فعلیہ وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)

اس کا پہلا جزء **مسند** ہے اور اس کو **فعل** کہتے ہیں

اور دوسرا جزء **مسند الیہ** ہے اور اسکو **فاعل** کہتے ہیں

تنبیہ:- مسند حکم کو کہتے ہیں اور مسند الیہ اس چیز کو کہتے ہیں جس پر کوئی حکم لگایا جائے **اسم** مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے۔ **فعل** مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا اور **حرف** نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

جملہ انشائیہ ایسا جملہ ہے کہ اس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا نہیں کہہ سکتے۔

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں

امر جیسے اِضْرِبْ (مار)

نہی جیسے لَا تَضْرِبْ (مت مار)

استفہام جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیا زید نے مارا)

تمنی جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش زید حاضر ہوتا)

ترجی جیسے لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہوگا)

عقود جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)

ندا جیسے يَا اللّٰهُ (اے اللہ)

عرض جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ بھلائی پاؤ)

قسم جیسے وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم میں ضرور زید کو ماروں گا)

تعجب جیسے مَا اَحْسَنَ زَيْدًا وَ اَحْسِنْ بِهٖ (زید کس قدر حسین ہے اور وہ کیسا حسین ہے)

مرکب غیر مفید یا مرکب ناقص وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا چپ ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔

مرکب غیر مفید یا مرکب ناقص کی چار قسمیں ہیں

مرکب اضافی جیسے غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام) پہلے جزو کو **مضاف** کہتے ہیں۔

اور دوسرے جزء کو **مضاف الیہ**- اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے -

مرکب[۲] **توصیفی** جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ (عالم مرد) اس میں پہلے جزء کو **موصوف** اور دوسرے جزء کو **صفت** کہتے ہیں اور موصوف صفت دونوں کا اعراب ایک ہوتا ہے -

مرکب[۳] **بنائی** ایسا مرکب ہے کہ دو اسم کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم چاہتا ہو کہ اس سے پہلے کوئی حرف ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ وَتِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھا واو کو حذف کر کے دونوں اسم کو ایک کر دیا اور دونوں جزء فتح پر مبنی ہوتا ہے مگر اِثْنَا عَشَرَ میں پہلا جزء معرب ہے اس کا دوسرا نام **مرکب تعدادی** ہے -

مرکب[۴] **منع صرف** ایسا مرکب ہے کہ دو اسم کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو نہ چاہتا ہو جیسے بَعْلَبَكُّ و حَضْرَمَوْتُ اس کا پہلا جزء اکثر علماء کے نزدیک فتح پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا جزء معرب -

اس کو **مرکب مزجی** اور **مرکب امتزاجی** بھی کہتے ہیں -

تنبیہ

مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جزء ہوتا ہے جیسے غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ

جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ ، عِنْدِي اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا ، جَاءَ بَعْلَبَكُّ -

جاننا چاہیئے کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا خواہ لفظاً دو کلمے ہوں جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ وَزَيْدٌ قَائِمٌ خواہ تقدیراً جیسے اِضْرِبْ کہ اس میں اَنْتَ پوشیدہ ہے اور دو کلموں سے زیادہ بھی ہوتا ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے -

جب جملہ میں بہت سے کلمے ہوں تو اسم ، فعل اور حرف کو الگ الگ پہچاننا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ معرب ہے یا مبنی ، عامل ہے یا معمول اور جاننا چاہیئے کہ

کلموں کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ کیسا ہے تاکہ مسند اور مسند الیہ کا پتہ چلے اور جملہ کا معنیٰ اور مطلب اچھی طرح سمجھ میں آئے۔

علاماتِ اسم

(۱) **الف ولام** شروع میں ہو جیسے اَلْحَمْدُ
(۲) **حرف جر** شروع میں ہو جیسے بِزَیْدٍ
(۳) **تنوین** آخر میں ہو جیسے زَیْدٌ
(۴) **مسند الیہ** ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ
(۵) **مضاف** ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ
(۶) **موصوف** ہو جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ
(۷) **مصغّر** ہو جیسے قُرَیْشٌ
(۸) **منسوب** ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ
(۹) **تاء متحرک** اس کے آخر میں لگے جیسے ضَارِبَةٌ
(۱۰) **مثنیٰ** ہو جیسے رَجُلَانِ
(۱۱) **مجموع** ہو جیسے رِجَالٌ

تنبیہ:۔ فعل تثنیہ و جمع نہیں ہوتا باقی رہا فعل کی گردان میں تثنیہ و جمع کا صیغہ جو آتا ہے تو اس میں فاعل کی ضمیر تثنیہ و جمع ہوتی ہے خود فعل تثنیہ و جمع نہیں ہوتا۔

علاماتِ فعل

(۱) **قد** شروع میں ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ
(۲) **سین** شروع میں ہو جیسے سَیَضْرِبُ

(۳) **سَوْفَ** شروع میں ہو جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ

(۴) **حرف جزم** شروع میں ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ

(۵) **ضمیر مرفوع متصل** اس کے آخر میں لگے جیسے ضَرَبْتَ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُ

(۶) **تاء ساکن** آخر میں لگے جیسے ضَرَبَتْ

(۷) **امر** ہو جیسے اِضْرِبْ

(۸) **نہی** ہو جیسے لَا تَضْرِبْ

علامتِ حرف

حرف کی علامت یہ ہے کہ اسم اور فعل کی علامتوں میں سے کوئی علامت اس میں نہ ہو۔

فصل

کلمہ کی دو قسمیں ہیں

معرب اور مبنی

معرب وہ کلمہ ہے کہ مختلف عامل کے آنے سے اس کا آخر بدل جائے جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ۔ وَرَاَیْتُ زَیْدًا وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ پہلے جملہ میں جَاءَ عامل ہے اور زید معرب ہے اور ضمہ اعراب ہے اور دال محل اعراب ہے۔ اسی طرح دوسرے جملہ میں رَاَیْتُ عامل ہے اور فتحہ اعراب ہے اور تیسرے جملہ میں ب عامل ہے اور کسرہ اعراب ہے۔

مبنی وہ کلمہ ہے کہ مختلف عامل کے آنے سے اس کا آخر نہ بدلے جیسے جَاءَنِی هٰؤُلَاءِ وَرَاَیْتُ هٰؤُلَاءِ وَمَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ۔

تنبیہ:۔ تمام حروف مبنی ہیں اور افعال میں سے فعل ماضی و امر حاضر معروف اور فعل مضارع نون جمع مؤنث اور نون تاکید کے ساتھ مبنی ہے۔

اسم کی دو قسمیں ہیں متمکن اور غیر متمکن

اسم غیر متمکن مبنی ہے اور اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ دوسرے کلموں کے ساتھ ترکیب میں واقع ہو جیسے زید اوپر کی مثالوں میں۔ اور فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔ لہٰذا عربی زبان میں یہی دو قسمیں معرب ہیں باقی سب مبنی ہیں۔

اسم غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو اور **مبنی اصل** تین چیزیں ہیں فعل ماضی[۱]، امر حاضر معروف[۲] اور تمام حروف[۳]

اسم متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو۔

فصل

اسم غیر متمکن یا اسم مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں

۱- **اسم ضمیر** وہ اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے جیسے اَنَا (میں) اَنْتَ (تو)، هُوَ (وہ)

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں اور ہر ایک کے چودہ[۱۴] صیغے ہیں۔ کل ستر ضمیریں ہیں۔

(۱) **مرفوع متصل** جو فعل کے ساتھ ملی ہوتی ہے اور فعل کا فاعل ہوتی ہے۔

(۲) **مرفوع منفصل** جو کسی کلمہ سے ملی نہ ہو خود مستقل کلمہ ہو یہ مبتدا ہوتی ہے۔

(۳) **منصوب متصل** جو فعل کے ساتھ ملی ہوتی ہے اور فعل کا مفعول ہوتی ہے کبھی حرف کے ساتھ بھی متصل ہوتی ہے جیسے اِنَّنِی، اِنَّكَ، اِنَّهٗ۔

(۴) **منصوب منفصل** جو کسی کلمہ سے ملی نہ ہو خود مستقل کلمہ ہو یہ مفعول ہوتی ہے

(۵) **مجرور متصل** جو حرف جر یا مضاف کے ساتھ ملی ہوتی ہے جیسے لِیْ و غُلَامِیْ

ضمیر مرفوع متصل

ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا

ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ

ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ

ضمیر مرفوع منفصل

اَنَا نَحْنُ

اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ

هُوَ هُمَا هُمْ هِیَ هُمَا هُنَّ

ضمیر منصوب متصل

ضَرَبَنِیْ ضَرَبَنَا

ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ

ضَرَبَهٗ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ

ضمیر منصوب منفصل

اِیَّایَ اِیَّانَا

اِیَّاكَ اِیَّاكُمَا اِیَّاكُمْ اِیَّاكِ اِیَّاكُمَا اِیَّاكُنَّ

اِیَّاهُ اِیَّاهُمَا اِیَّاهُمْ اِیَّاهَا اِیَّاهُمَا اِیَّاهُنَّ

ضمیر مجرور متصل

لِیْ لَنَا

لَكَ لَكُمَا لَكُمْ لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ

لَہٗ لَہُمَا لَہُمْ لَہَا لَہُمَا لَہُنَّ

۲- **اسم اشارہ** وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

ذَا وذَانِ وذَیْنِ وتَا وتِیْ وتِہٖ وذِہٖ وذِہِیْ وتِہِیْ وتَانِ وتَیْنِ

واُولَاءِ بمد واُولٰی بقصر

۳- **اسم موصول** وہ اسم ہے کہ اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جو اس کا صِلَہ

کہلاتا ہے اور موصول صلہ مل کر کسی جملہ کا جزء ہوتا ہے۔

اَلَّذِیْ اَللَّذَانِ اَللَّذَیْنِ اَلَّذِیْنَ اَلَّتِیْ اَللَّتَانِ اَللَّتَیْنِ اَللَّاتِیْ اَللَّوَاتِیْ

مَا مَنْ اَیٌّ اَیَّۃٌ الف ولام بمعنی اَلَّذِیْ اسم فاعل واسم مفعول میں۔

جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ، اَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ اور ذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ

بنی طے کی زبان میں جیسے جَاءَنِیْ ذُوْضَرَبَکَ بمعنی جَاءَنِیْ اَلَّذِیْ ضَرَبَکَ

معلوم ہو کہ اَیٌّ واَیَّۃٌ معرب ہے۔

۴- **اسم فعل** وہ اسم ہے جو فعل کے معنی میں ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بمعنی امر حاضر جیسے رُوَیْدَ (مہلت دے)، بَلْہَ (چھوڑ دے) حَیَّہَلْ (آ) ہَلُمَّ (آ)

(۲) بمعنی فعل ماضی جیسے ہَیْہَاتَ (دور ہوا) شَتَّانَ (جدا ہوا)

۵- **اسم صوت** وہ اسم ہے جو کسی آواز کی حکایت ہو

جیسے اُحْ اُحْ واُفْ وبَخْ ونَخْ وغَاقِ غَاقِ

۶- **اسم ظرف** وہ اسم ہے جو وقت یا جگہ کو بتلائے اسلئے اسکی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ظرفِ زمان جیسے اِذْ اِذَا (جب)، مَتٰی (کب جب)، کَیْفَ (کیسا)، اَیَّانَ (کب)، اَمْسِ

(کل گذشتہ)، مُذْ ومُنْذُ (فلاں وقت سے)، قَطُّ (کبھی۔ ماضی منفی کے لئے)

عَوَضُ (کبھی۔ مستقبل منفی کیلئے) قَبْلُ اور بَعْدُ جب یہ دونوں لفظ مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔

(۲) ظرف مکان جیسے حَیْثُ (جہاں)، قُدَّامُ (آگے) تَحْتُ (نیچے) فَوْقُ (اوپر) جب یہ چاروں لفظ مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو تو یہ مبنی ہوتے ہیں۔

۷۔ **اسم کنایہ** وہ اسم ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے۔ جیسے کَمْ وکَذَا وکَیْتَ وذَیْتَ۔ کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (تیرے پاس کتنے درہم ہیں) عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درہم ہیں) سَمِعْتُ کَیْتَ وکَیْتَ (میں نے ایسا اور ایسا سنا) قُلْتُ ذَیْتَ وذَیْتَ (میں نے ایسا اور ایسا کہا)

۸۔ **مرکب بنائی** جیسے اَحَدَ عَشَرَ

فصل

اسم کی دو قسمیں ہیں

معرفہ اور نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو معین اور خاص چیز کے لئے بنایا گیا ہو۔

معرفہ کی سات قسمیں ہیں

(۱) اسم ضمیر

(۲) عَلَم جیسے زَیْدٌ وعَمْرٌو

(۳) اِسْمِ اِشَارَہ
(۴) اِسْمِ مَوْصُول
} ان دونوں قسموں کو مبہمات کہتے ہیں۔

(۵) معرفہ بالف ولام جیسے اَلرَّجُلُ

(۶) مضاف بطرف معرفہ ان پانچوں میں سے کسی کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامُہٗ وغُلَامُ زَیْدٍ و غُلَامُ ھٰذَا و غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ و غُلَامُ الرَّجُلِ ۔

(۷) معرفہ بہ ندا جیسے یَا رَجُلُ ۔

نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معیّن اور عام چیز کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے رَجُلٌ و فَرَسٌ

اسم کی دو قسمیں ہیں

مذکر و مؤنث

مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت نہ ہو جیسے رَجُلٌ

مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو جیسے اِمْرَأَۃٌ

تانیث کی علامتیں چار ہیں

(۱) تا جیسے طَلْحَۃُ

(۲) الف مقصورہ جیسے حُبْلٰی (حاملہ عورت)

(۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ (سرخ عورت)

(۴) تاء مقدرہ جیسے اَرْضٌ کہ اصل میں اَرْضَۃٌ تھا کیونکہ اسکی تصغیر اُرَیْضَۃٌ آتی ہے اور اس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں ۔

مؤنث کی دو قسمیں ہیں

مؤنث حقیقی و مؤنث لفظی

مؤنث حقیقی وہ مؤنث ہے کہ اس کے مقابل میں کوئی نر جاندار ہو جیسے اِمْرَأَۃٌ کہ اسکے مقابل میں رَجُلٌ ہے اور نَاقَۃٌ کہ اسکے مقابل میں جَمَلٌ ہے ۔

مؤنث لفظی وہ مؤنث ہے کہ اس کے مقابل میں کوئی نر جاندار نہ ہو جیسے ظُلْمَۃٌ و قُوَّۃٌ

اسم کی تین قسمیں ہیں

واحد و مثنیٰ و جمع

واحد (مفرد) وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ (ایک مرد)

مثنیٰ (تثنیہ) وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ (دو مرد)
واحد کے آخر میں الف و نون مکسور لگانے سے بنتا ہے۔

جمع (مجموع) وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد)
واحد میں تغیر کرنے سے جمع بنتی ہے لفظاً تغیر ہو جیسے رِجَالٌ یا تقدیراً تغیر ہو
جیسے فُلْکٌ (کشتیاں)، کہ اس کا واحد بھی فُلْکٌ ہے قُفْلٌ کے وزن پر
مگر جمع اُسُدٌ کے وزن پر ہے جو اَسَدٌ کی جمع ہے۔

باعتبار لفظ جمع کی دو قسمیں ہیں

جمع تکسیر و جمع تصحیح

جمع تکسیر (جمع مکسر) وہ جمع ہے کہ اس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے
جیسے رِجَالٌ و مَسَاجِدُ۔ جمع تکسیر کے اوزان ثلاثی میں سماعی ہیں قیاسی
نہیں ہیں مگر رباعی و خماسی میں فَعَالِلُ کے وزن پر جمع آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ
و جَعَافِرُ و جَحْمَرِشٌ و جَحَامِرُ پانچواں حرف حذف کرکے۔

جمع تصحیح (جمع سالم) وہ جمع ہے کہ اس میں واحد کا وزن سلامت رہے۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں

جمع مذکر سالم وہ جمع ہے کہ اس کے آخر میں واو اور نون مفتوح ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ۔

جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے کہ اس کے آخر میں الف ت آتا ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

باعتبار معنیٰ جمع کی دو قسمیں ہیں

جمع قلت و جمع کثرت

جمع قلت وہ جمع ہے جس کو دس سے کم پر بولتے ہیں یعنی تین سے نو تک۔ اسکے چار اوزان ہیں (۱) اَفْعُلٌ جیسے اَكْلُبٌ (۲) اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ (۳) اَفْعِلَةٌ جیسے اَعْوِنَةٌ (۴) فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ۔

(۵ و ۶) دونوں جمع سالم بغیر الف ولام کے یعنی مُسْلِمُوْنَ و مُسْلِمَاتٌ

جمع کثرت وہ جمع ہے جس کو دس اور دس سے زیادہ پر بولتے ہیں اس کے اوزان مذکورہ بالا چھ اوزان کے علاوہ ہیں جیسے اَلْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُسْلِمَاتُ وغیرہ

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں

منصرف و غیر منصرف

منصرف وہ اسم معرب ہے کہ غیر منصرف ہونے کے اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو سبب کے ہوتا ہے اس میں نہ ہو جیسے زَيْدٌ۔

اس پر کسرہ اور تنوین دونوں آتے ہیں جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ۔

غیر منصرف وہ اسم معرب ہے کہ غیر منصرف ہونے کے اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو سبب کے ہوتا ہے اس میں موجود ہو۔

غیر منصرف ہونے کے اسباب کو اسباب منع صرف کہتے ہیں اور وہ نو ہیں

۱ عدل ۲ وصف ۳ تانیث ۴ معرفہ ۵ عجمہ ۶ جمع ۷ ترکیب ۸ وزن فعل ۹ الف و نون زائدتان

عدل صیغہ اصلی سے دوسرے صیغہ کی طرف بغیر کسی قاعدہ کے عدول کر جانا اور نکل جانا

جیسے عُمَرُ عامر سے معدول ہے اس میں دوسرا سبب عَلَم ہے

وصف جو اصل وضع میں صفت کے لئے موضوع ہو جیسے اَحْمَرُ (سُرخ)

اس میں دوسرا سبب وزن فعل ہے۔

تانیث جیسے طَلْحَۃُ اس میں دوسرا سبب عَلَم ہے حُبْلیٰ و حَمْرَاءُ

ان میں الف مقصورہ و الف ممدودہ قائم مقام دو سبب کے ہیں۔

معرفہ اس سے مراد عَلَم ہے جیسے زَیْنَبُ اس میں دوسرا سبب تانیث معنوی ہے۔

عجمہ یعنی غیر عربی لفظ جیسے اِبْرَاھِیْمُ اس میں دوسرا سبب عَلَم ہے۔

جمع اس سے مراد جمع منتہی الجموع ہے جو قائم مقام دو سبب کے ہوتا ہے

جیسے مَسَاجِدُ و مَصَابِیْحُ ۔

ترکیب اس سے مراد مرکب منع صرف ہے جیسے مَعْدِیْکَرِبُ ۔

اس میں دوسرا سبب عَلَم ہے۔

وزن فعل جیسے اَحْمَدُ اس میں دوسرا سبب عَلَم ہے

الف ونون زائدتان جیسے عِمْرَانُ اس میں دوسرا سبب عَلَم ہے

غیر منصرف پر تنوین اور کسرہ نہیں آتا مگر جب مضاف ہو

یا معرف باللام ہو تو اس پر کسرہ آجاتا ہے جیسے

ذَھَبْتُ اِلیٰ مَسَاجِدِکُمْ و ذَھَبْتُ اِلیٰ الْمَسَاجِدِ ۔

چند اصطلاحات

اسمائے ستہ مکبرہ اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی)، حَمٌ (دیور)، هَنٌ (شرمگاہ)
فَمٌ (منہ) ذُومَالٍ (مال والا)

یہ چھ اسماء ہیں جب ان کی تصغیر نہ کیجائے تو ان کو اسمائے ستہ مکبرہ کہتے ہیں۔

اسم مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے موسیٰ، عیسیٰ۔

اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں یا ہو اور ماقبل مکسور ہو جیسے القاضی

صحیح نحویوں کی اصطلاح میں وہ لفظ ہے جسکے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے زَیْدٌ

جاری مجرای صحیح وہ لفظ ہے جسکے آخر میں واؤ یا یا ہو اور ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ و ظَبْیٌ۔

فصل

اسم کے اعراب تین ہیں رَفع، نصب، جر۔ یہ اعراب دو طرح پر ہوتے ہیں۔

اعرابُ بالحرکات یعنی ضمہ فتحہ کسرہ کے ساتھ۔

اعراب بالحروف یعنی واو الف یا کے ساتھ۔

اسم کے وجوہِ اعراب نو ہیں اور
وجوہِ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں۔

۱۔ مفرد منصرف صحیح جیسے زَیْدٌ۔

۲۔ مفرد منصرف جاری مجرٰی صحیح جیسے دَلْوٌ۔

۳۔ جمع مکسر منصرف جیسے رِجَالٌ

ان تینوں قسموں کا اعراب

رفع ضمہ کے ساتھ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ و دَلْوٌ و رِجَالٌ
نصب فتحہ کے ساتھ جیسے رَأَیْتُ زَیْدًا و دَلْوًا و رِجَالًا
جر کسرہ کے ساتھ جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ و دَلْوٍ و رِجَالٍ

۴- جمع مؤنث سالم کا اعراب
رفع ضمہ کے ساتھ جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ
نصب کسرہ کے ساتھ جیسے رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ
جر کسرہ کے ساتھ جیسے مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

۵- غیر منصرف کا اعراب
رفع ضمہ کے ساتھ جیسے جَاءَ عُمَرُ
نصب فتحہ کے ساتھ جیسے رَأَیْتُ عُمَرَ
جر فتحہ کے ساتھ جیسے مَرَرْتُ بِعُمَرَ

۶- اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب جبکہ غیر یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں
رفع واو کے ساتھ جیسے جَاءَ اَبُوْكَ اَخُوْكَ فُوْكَ ذُوْمَالٍ وغیرہ۔
نصب الف کے ساتھ جیسے رَأَیْتُ اَبَاكَ اَخَاكَ فَاكَ ذَامَالٍ وغیرہ۔
جر یا کے ساتھ جیسے مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ اَخِیْكَ فِیْكَ ذِیْ مَالٍ وغیرہ۔

۷- مثنیٰ جیسے رَجُلَانِ
۸- کِلَا و کِلْتَا مضاف بجانب ضمیر جیسے کِلَاهُمَا کِلْتَاهُمَا
۹- اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ ۔

ان تینوں قسموں کا اعراب

رفع الف کے ساتھ جیسے جَاءَ رَجُلَانِ وکِلَاهُمَا و اِثْنَانِ
نصب یا ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ وکِلَیْهِمَا واثْنَیْنِ
جر یا ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وکِلَیْهِمَا واثْنَیْن

۱۰ - جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُوْنَ
۱۱ - اُولُو (یہ ذو کی جمع ہے)
۱۲ - عشرون سے تسعون تک تمام دہائیاں - ان تینوں قسموں کا اعراب

رفع واو ماقبل مضموم کے ساتھ جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ واُولُو مَالٍ وعِشْرُوْنَ رَجُلًا
نصب یا ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ واُولِی مَالٍ وعِشْرِیْنَ رَجُلًا
جر یا ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ واُولِی مَالٍ وعِشْرِیْنَ رَجُلًا

۱۳ - اسم مقصور جیسے مُوْسٰی
۱۴ - غیر جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامِیْ

ان دونوں قسموں کا اعراب

رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ جیسے جَاءَ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ
نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ جیسے رَأَیْتُ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ
جر کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے مَرَرْتُ بِمُوْسٰی وَغُلَامِیْ

۱۵ - اسم منقوص کا اعراب

رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ
نصب فتحہ لفظی کے ساتھ جیسے رَأَیْتُ الْقَاضِیَ
جر کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ

۱۶- جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے مُسلِمِیَّ کہ دراصل مُسلِمُونَ یْ تھا
نون اضافت کی وجہ سے گر گیا واؤ اور یا جمع ہوئے اور پہلا ساکن ہے
لہٰذا واؤ کو یا سے بدل کر یا کو یا میں ادغام کر دیا اور یا کی وجہ سے
میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو مُسلِمِیَّ ہو گیا

اس کا اعراب

رفع واو تقدیری کے ساتھ جیسے ھٰؤُلَاءِ مُسلِمِیَّ
نصب یا ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے رَأَیتُ مُسلِمِیَّ
جر یا ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے مَرَرتُ بِمُسلِمِیَّ

فصل

فعل مضارع کے صیغے دو قسم کے ہیں پہلی قسم کے صیغے وہ ہیں جن میں نون اعرابی نہیں
ہے جیسے یَفعَلُ تَفعَلُ اَفعَلُ نَفعَلُ۔ ان کا نام ہم مفرد رکھتے ہیں۔
دوسری قسم کے صیغے وہ ہیں جن میں نون اعرابی ہے جیسے تثنیہ و جمع مذکر و
واحد مؤنث حاضر کے صیغے۔

فعل مضارع کے اعراب تین ہیں رفع نصب جزم۔

وجوہ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں۔

۱- مفرد صحیح کا اعراب

رفع ضمہ کے ساتھ جیسے ھُوَ یَضرِبُ
نصب فتحہ کے ساتھ جیسے لَن یَضرِبَ
جزم سکون کے ساتھ جیسے لَم یَضرِب

۲- مفرد معتل واوی ویائی کا اعراب

رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ جیسے	هُوَ يَغْزُوْ وَيَرْمِيْ
نصب فتحہ لفظی کے ساتھ جیسے	لَنْ يَغْزُوَ وَلَنْ يَرْمِيَ
جزم حذف لام کے ساتھ جیسے	لَمْ يَغْزُ وَلَمْ يَرْمِ

۳- مفرد معتل الفی کا اعراب

رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ جیسے	هُوَ يَرْضٰى
نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ جیسے	لَنْ يَرْضٰى
جزم حذف لام کے ساتھ جیسے	لَمْ يَرْضَ

۴- صحیح ومعتل بانون اعرابی کا اعراب

رفع اثباتِ نون کے ساتھ	هُمَا يَضْرِبَانِ وَيَغْزُوَانِ وَيَرْمِيَانِ وَيَرْضَيَانِ هُمْ يَضْرِبُوْنَ وَيَغْزُوْنَ وَيَرْمُوْنَ وَيَرْضَوْنَ اَنْتِ تَضْرِبِيْنَ وَتَغْزِيْنَ وَتَرْمِيْنَ وَتَرْضَيْنَ
نصب حذف نون کے ساتھ	لَنْ يَضْرِبَا لَنْ يَغْزُوَا لَنْ يَرْمِيَا لَنْ يَرْضَيَا لَنْ يَضْرِبُوْا لَنْ يَغْزُوْا لَنْ يَرْمُوْا لَنْ يَرْضَوْا لَنْ تَضْرِبِيْ لَنْ تَغْزِيْ لَنْ تَرْمِيْ لَنْ تَرْضَيْ
جزم حذف نون کے ساتھ	لَمْ يَضْرِبَا لَمْ يَغْزُوَا لَمْ يَرْمِيَا لَمْ يَرْضَيَا لَمْ يَضْرِبُوْا لَمْ يَغْزُوْا لَمْ يَرْمُوْا لَمْ يَرْضَوْا لَمْ تَضْرِبِيْ لَمْ تَغْزِيْ لَمْ تَرْمِيْ لَمْ تَرْضَيْ

فصل

عامل اور معمول

عامل وہ لفظ یا معنیٰ ہے جو معرب کے آخر میں تبدیلی پیدا کرتا ہے۔

معمول وہ لفظ ہے جس میں عامل اپنا عمل کرتا ہے یعنی اسکو فاعل یا مفعول یا مضاف الیہ وغیرہ بناتا ہے۔

عامل کی دو قسمیں ہیں

لفظی اور معنوی

عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں

حروف افعال اسماء

جاننا چاہئے کہ حروف بعض عامل ہیں اور بعض غیر عامل اور افعال سب کے سب عامل ہیں اور فعل عمل میں اصل ہے۔ اور اسماء بعض عامل ہیں اور باقی غیر عامل

حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں

حروف عاملہ در اسم — حروف عاملہ در فعل

حروف عاملہ در اسم کی پانچ قسمیں ہیں

پہلی قسم حروف جر اور وہ ۱۷ سترہ ہیں۔

بَا وتَا وکَاف ولَام و وَاو منذ مذ خلا

رُبَّ حاشا من عدا فی عن علی حتیٰ الیٰ

یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اس کے آخر کو مجرور کردیتے ہیں جیسے اَعُوذُ بِاللّٰہِ

تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ۔ زَیْدٌ کَالْاَسَدِ۔ اَلْمَالُ لِزَیْدٍ۔
وَاللّٰہِ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ۔ مَارَأَیْتُہٗ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ۔ مَارَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ۔
جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ۔ رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ۔ رَأَیْتُ الْقَوْمَ حَاشَا زَیْدٍ۔
مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔ مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَیْدٍ۔ اَلْمَالُ فِی الْکِیْسِ۔
رَمَیْتُ السَّہْمَ عَنِ الْقَوْسِ۔ زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ۔ نِمْتُ الْبَارِحَۃَ حَتَّی الصَّبَاحِ۔

دوسری قسم حروف مشبہ بفعل۔ اور وہ چھ ہیں۔

اِنَّ اَنَّ کَاَنَّ لٰکِنَّ لَیْتَ لَعَلَّ

یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا جو ان کا اسم کہلاتا ہے اس کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع دیتے ہیں جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔ زید کو اِنَّ کا اسم کہتے ہیں اور قَائِمٌ کو اِنَّ کی خبر۔

اِنَّ جملہ کی تحقیق اور تاکید کرتا ہے۔

اَنَّ جملہ کو بتاویل مفرد کر دیتا ہے اور کاف بیانیہ کے معنی میں آتا ہے جیسے اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (جان لو کہ اللہ غالب ہے حکمت والا ہے)

کَاَنَّ حرف تشبیہ ہے جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)

لٰکِنَّ حرف استدراک ہے جیسے قَامَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ۔ (زید کھڑا ہو گیا لیکن عمرو بیٹھا ہے)

لَیْتَ حرف تمنی ہے جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش جوانی لوٹ آتی)

لَعَلَّ حرف ترجی ہے جیسے لَعَلَّ زَیْدًا حَاضِرٌ (امید ہے کہ زید حاضر ہوگا۔)

تیسری قسم مَا و لَا المشبہتان بلیس اور وہ لَیْسَ کا عمل کرتے ہیں یعنی اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا۔ زیدٌ مَا کا اسم ہے اور قائمًا ما کی خبر
لَا رَجُلٌ حَاضِرًا (مرد حاضر نہیں ہے) رَجُلٌ لَا کا اسم ہے اور حَاضِرًا اسکی خبر۔
مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر آتا ہے اور لَا صرف نکرہ پر آتا ہے۔

چوتھی قسم لائے نفی جنس۔ اس لَا کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور اسکی خبر مرفوع جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ فِي الدَّارِ۔

اور اگر اس کا اسم نکرہ مفرد ہو تو فتح پر مبنی ہوتا ہے جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ۔

اور اگر لا کے بعد معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ لَا کی تکرار ضروری ہوگی اور لَا بیکار ہو جائے گا عمل نہ کرے گا اور وہ معرفہ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا جیسے لَا زَيْدٌ عِنْدِي وَلَا عَمْرٌو۔

اور اگر لا مکرر ہو اور دونوں لَا کے بعد نکرہ مفرد ہو تو اس میں پانچ وجہ جائز ہے۔

جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (دونوں لا نفی جنس ہے)
لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ (دونوں لَا بمعنی لَيْسَ ہے)
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ (پہلا لا نفی جنس ہے دوسرا لا بمعنی لیس ہے)
لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (پہلا لا بمعنی لیس ہے دوسرا لا نفی جنس ہے)
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللهِ (پہلا لا نفی جنس دوسرا زائد اور قوۃ کا عطف حَوْلَ کے لفظ پر ہے)

پانچویں قسم حروف ندا۔ اور وہ پانچ ہیں يَا (۱) و أَيَا (۲) و هَيَا (۳) و أَيْ (۴) و ہمزہ مفتوحہ (۵)
یہ حروف منادیٰ مضاف کو منصوب کرتے ہیں جیسے يَا عَبْدَ اللهِ اور مشابہ مضاف کو بھی

جیسے یَا طَالِعًا جَبَلاً اور نکرہ غیر معین کو جیسے اندھا کہے یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ -

اور منادیٰ مفرد معرفہ رفع کی علامت پر مبنی ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدُ و یَا زَیْدَانِ

و یَا مُسْلِمُوْنَ و یَا مُوْسٰی و یَا قَاضِیُ -

اَیْ اور ہمزہ نزدیک کے لئے ہے اور اَیَا و ھَیَا دور کے لئے اور یَا

دور و نزدیک دونوں میں مستعمل ہے -

حروف عاملہ در فعل کی دو قسمیں ہیں

پہلی قسم

حروف ناصبہ فعل مضارع اور وہ چار ہیں -

اَنْ و لَنْ و کَیْ و اِذَنْ

اَنْ فعل مضارع کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہوتا ہے اسی لئے اس کو اَنْ مصدریہ

کہتے ہیں جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ یعنی اُرِیْدُ قِیَامَکَ -

لَنْ نفی کی تاکید کرتا ہے جیسے لَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ (ہرگز ... نہیں نکلے گا زید)-

کَیْ تاکہ کے معنی میں آتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ -

(میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوں)

اِذَنْ کسی کے جواب میں آتا ہے جیسے کوئی کہے اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا تو جواب میں کہیں گے

اِذَنْ اُکْرِمَکَ -

جاننا چاہیئے کہ اَنْ چھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو منصوب کرتا ہے

(۱) حَتّٰی کے بعد جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ -

(۲) لام جحد کے بعد جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ -

(۳) اَوْ (بمعنی اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ) کے بعد جیسے لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ -

(۴) واو الصرف کے بعد جیسے لَاتَاکُلِ السَّمَکَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ -

(۵) لامِ کَیْ کے بعد جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّۃَ -

(۶) اُس فا کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں آتی ہے -

امر جیسے زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ - نہی جیسے لَاتَشْتِمْنِیْ فَاُهِیْنَکَ -

نفی جیسے مَاتَاتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا - استفہام جیسے اَیْنَ بَیْتُکَ فَاَزُوْرَکَ -

تمنّی جیسے لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَ مِنْہُ - عرض اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا

دوسری قسم حروف جازمہ فعل مضارع اور وہ پانچ ہیں -

لَمْ وَلَمَّا وَلامِ امر وَلائے نہی وَاِنْ شرطیہ

جیسے لَمْ یَنْصُرْ وَلَمَّا یَنْصُرْ وَلْیَنْصُرْ وَلَاتَنْصُرْ وَاِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ -

جاننا چاہیئے کہ اِنْ دو جملوں پر آتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ پہلے جملہ کو شرط کہتے ہیں اور دوسرے جملہ کو جزا - اور اِنْ مستقبل کے لئے ہے اگرچہ ماضی پر آئے جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تم مارو گے تو میں ماروں گا)

جب شرط کی جزا جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی یا دعا تو جزا پر فا لانا ضروری ہے جیسے

اِنْ تَاتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ وَاِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْہُ

وَاِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْہُ وَاِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا -

فصل

افعال کا عمل

فعل کی دو قسمیں ہیں

معروف و مجہول

(۱) **فعل معروف** خواہ لازم ہو خواہ متعدی فاعل کو رفع دیتا ہے ۔
جیسے قَامَ زَیْدٌ وضَرَبَ عَمْرٌو ۔ اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے
اول مفعول مطلق کو جیسے قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا وضَرَبَ زیدٌ ضَرْبًا ۔
دوسرے مفعول فیہ کو جیسے صُمْتُ یومَ الجُمُعَۃِ وجَلَسْتُ فَوْقَكَ ۔
تیسرے مفعول معہ کو جیسے جَاءَ البَرْدُ وَالجُبَّاتِ ای مَعَ الجُبَّاتِ
چوتھے مفعول لہٗ کو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ وضَرَبْتُہٗ تادیبًا ۔
پانچویں حال کو جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا ۔
چھٹے تمیز کو جب فعل اور فاعل کی نسبت میں کوئی پوشیدگی ہو
جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا ۔
فعل متعدی مفعول بہٖ کو بھی نصب دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زیدٌ عَمْرًا ۔
اور فعل لازم یہ عمل نہیں کرتا کیونکہ اس کا مفعول بہٖ نہیں ہوتا ۔

فاعل اور مفعول وغیرہ کی تعریف

فاعل وہ اسم ہے کہ اس سے پہلے ایک فعل ہو جس کی نسبت اس اسم کی طرف ہو
اور وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں زیدٌ فاعل ہے ۔

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو ایک فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل کے
معنیٰ میں ہو جیسے قُمْتُ قِیَامًا اور ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں قیامًا وضربًا مفعول مطلق ہے

مفعول فیہ وہ اسم ہے جو فعل کے وقت یا جگہ کو بیان کرے اور اس اسم کو ظرف
کہتے ہیں ۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں ظرف زمان جو فعل کے وقت کو بیان کرے
جیسے یَوْمَ کا لفظ صُمْتُ یَوْمَ الجُمُعَۃِ میں ۔

ظرف مکان جو فعل کی جگہ کو بیان کرے جیسے فَوْقَ کا لفظ جَلَسْتُ فَوْقَکَ میں

مفعول معہٗ وہ اسم ہے جو واو (بمعنی مع) کے بعد ہو جیسے الجُبَّاتِ کا لفظ جَاءَ البَرْدُ وَالجُبَّاتِ ای مَعَ الجُبَّاتِ میں ۔

مفعول لہٗ وہ اسم ہے جو فعل کے سبب یا غرض کو بتلائے

جیسے قَعَدْتُ عَنِ الحَرْبِ جُبْنًا وضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا ۔

حال وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل کی حالت بیان کرے جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا ۔

یا مفعول کی حالت بتلائے جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا مشدودًا ۔

یا فاعل اور مفعول دونوں کی حالت بیان کرے جیسے لَقِیْتُ زیدًا رَاکِبَیْنِ ۔

فاعل اور مفعول کو ذُو الحَال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے ۔

اور اگر ذو الحال نکرہ ہو تو حال کو اس پر مقدم کرنا ضروری ہے جیسے جَاءَنِی رَاکِبًا رَجُلٌ ۔

اور حال کبھی جملہ بھی ہوتا ہے جیسے رَأیْتُ الْاَمِیْرَ وَھُوَ رَاکِبٌ ۔

تمییز وہ اسم نکرہ ہے جو مقدار کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے اور اس مقدار مبہم کو مُمَیَّز کہتے ہیں ۔ مقدار عدد ہو جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْھَمًا یا وزن ہو جیسے عِنْدِیْ مَنَوَانِ سَمْنًا یا پیمانہ ہو جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا یا پیمائش ہو جیسے عِنْدِیْ جَرِیْبَانِ قُطْنًا یا مقیاس ہو جیسے مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَۃٍ سَحَابًا ۔

مفعول بہٖ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زیدٌ عَمْرًا ۔

جاننا چاہئے کہ یہ تمام منصوبات جملہ پورا ہونے کے بعد ہوتے ہیں اور جملہ صرف فعل اور فاعل سے پورا ہو جاتا ہے اسی لئے کہتے ہیں کہ اَلْمَنْصُوْبُ فَضْلَۃٌ (یعنی منصوب زائد ہے ۔

فاعل کی دو قسمیں ہیں

(۱) اسم ظاہر (مظہر) جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (۲) اسم ضمیر (مضمر) ضمیر بارز یعنی ظاہر جیسے ضَرَبْتُ اور ضمیر مستتر یعنی پوشیدہ جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ کہ ضَرَبَ کا فاعل ھُوَ ہے جو ضَرَبَ میں پوشیدہ ہے۔

اب جاننا چاہیئے کہ فاعل مؤنث حقیقی ہو یا مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے جیسے قَامَتْ ہِنْدٌ و ہِنْدٌ قَامَتْ اِیْ ہِیَ۔

اور جب فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو یا اسم ظاہر جمع تکسیر ہو تو دونوں صورت جائز ہے یعنی فعل کو مذکر لائیں یا مؤنث جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ و طَلَعَتِ الشَّمْسُ و قَالَ الرِّجَالُ و قَالَتِ الرِّجَالُ و قَالَ نِسْوَۃٌ و قَالَتْ نِسْوَۃٌ۔

(۲) **فعل مجہول** بجائے فاعل کے مفعول بہٖ کو رفع دیتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَادِیْبًا وَالْخَشَبَۃَ۔
فعل مجہول کو فعل مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ کہتے ہیں اور اس کے مرفوع کو مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ اور نائبِ فاعل کہتے ہیں۔

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں

۱۔ متعدی بیک مفعول جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا۔

۲۔ متعدی بدو مفعول جسمیں ایک مفعول پر اقتصار جائز ہو جیسے اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا۔ اس میں اَعْطَیْتُ زَیْدًا یا اَعْطَیْتُ دِرْھَمًا بھی جائز ہے۔

۳۔ متعدی بدو مفعول جس میں ایک مفعول پر اقتصار جائز نہ ہو اور یہ افعال قلوب میں ہوتا ہے۔

افعالِ قلوب سات ہیں عَلِمْتُ ظَنَنْتُ حَسِبْتُ خِلْتُ زَعَمْتُ رَأَیْتُ وَجَدْتُ

جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا وَ ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا ۔

۴ ۔ متعدی بسہ مفعول جیسے اَعْلَمَ وَ اَرٰی وَ اَنْبَأَ وَ اَخْبَرَ وَ خَبَّرَ وَ نَبَّأَ وَ حَدَّثَ

جیسے اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا ۔ یہ سب مفعولات مفعول بہ ہیں ۔

باب عَلِمْتُ کے دوسرے مفعول اور باب اَعْلَمْتُ کے تیسرے مفعول اور مفعول لہٗ و

مفعول معہٗ کو مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ نہیں بنا سکتے اور دوسرے مفعولات کو بنا سکتے ہیں ۔

اور باب اَعْطَیْتُ میں پہلا مفعول مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ بنانے کے زیادہ لائق ہے ۔

بنسبت دوسرے مفعول کے ۔

افعالِ ناقصہ سترہ ہیں

کَانَ صَارَ ظَلَّ بَاتَ اَصْبَحَ اَضْحٰی اَمْسٰی عَادَ آضَ غَدَا

رَاحَ مَازَالَ مَاانْفَکَّ مَابَرِحَ مَافَتِیَٔ مَادَامَ لَیْسَ

—— :: ——

یہ افعال صرف فاعل سے پورے نہیں ہوتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں اسی لئے

ان کو افعال ناقصہ کہتے ہیں ۔ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مسندالیہ کو رفع دیتے

ہیں اور مسند کو نصب جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا مرفوع کو کَانَ کا اسم کہتے ہیں اور منصوب

کو کَانَ کی خبر اسی طرح یہ تمام افعال اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں ان میں سے

بعض افعال کبھی صرف فاعل سے پورے ہوجاتے ہیں جیسے کَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی)

اس وقت اس کو کَانَ تامہ کہتے ہیں ۔

افعال مقاربہ سات ہیں

عسیٰ[1] کادَ[2] کرُبَ[3] (بمعنی قرب)، اَوشکَ[4] (بمعنی اسرع) اخذَ[5] طفِقَ[6] جعلَ[7] (بمعنی شرع)

یہ افعال تبلاتے ہیں کہ ان کی خبر ان کے فاعل سے قریب ہے اسی لئے ان کو افعال مقاربہ

کہتے ہیں۔ یہ افعال بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور کانَ کی طرح اسم کو رفع اور خبر

کو نصب دیتے ہیں مگر یہ کہ ان کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے اَنْ کے ساتھ جیسے عسیٰ زیدٌ

اَنْ یخرجَ یا بغیر اَنْ کے جیسے عسیٰ زیدٌ یخرجُ اور کبھی فعل مضارع اَنْ کے ساتھ مل کر بمعنی

مصدر عسیٰ کا فاعل ہو جاتا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں رہتی جیسے عسیٰ اَنْ یخرجَ زیدٌ اس

وقت عسیٰ تامہ کہلاتا ہے ان میں سے بعض افعال یہ تبلاتے ہیں کہ فاعل نے کام شروع

کردیا ہے جیسے طَفِقَ زیدٌ یکتبُ (زید لکھنے لگا)

افعال مدح وذم چار ہیں

نِعْمَ[1] اور حَبَّذا[2] مدح کے لئے بِئْسَ[3] اور سَاءَ[4] ذم کے لئے۔

حَبَّذا کے علاوہ باقی افعال کا فاعل معرف باللام ہوتا ہے جیسے نِعْمَ الرجلُ زیدٌ یا

معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے نِعْمَ صَاحِبُ القومِ زیدٌ یا فعل میں ضمیر مستتر ممیز ہوتی ہے

اور اسکی تمیز نکرہ منصوبہ ہوتا ہے جیسے نِعْمَ رجلاً زیدٌ نِعْمَ کا فاعل ھُوَ ہے جو اس میں پوشیدہ ہے

اور رجلاً تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے کیونکہ ھُوَ مبہم ہے۔

فاعل کے بعد جو لفظ ہوتا ہے وہ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔

اور حبّذا زیدٌ میں حَبَّ فعل مدح ہے اور ذَا اس کا فاعل ہے اور زیدٌ مخصوص بالمدح

ہے۔ اسی طرح بِئْسَ الرجلُ زیدٌ و سَاءَ الرجُلُ عمروٌ میں الرجُلُ فاعل ہے اور زیدٌ

وعمروٌ مخصوص بالذم ہیں۔

فعل تعجب کے دو صیغے ہیں

یہ دونوں صیغے ہر اس ثلاثی مجرد سے بنتے ہیں جس سے اسم تفضیل بنتا ہے

پہلا صیغہ مَا اَفْعَلَہٗ ہے جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا (کیسا اچھا ہے زید) اسکی تقدیر اَیُّ شَیْءٍ

اَحْسَنَ زَیْدًا ہے مَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ مبتدا ہے اور اَحْسَنَ مبتدا کی خبر ہے اور اَحْسَنَ کا فاعل ہُوَ ہے

جو اس میں پوشیدہ ہے اور زَیْدًا مفعول بہٖ ہے -

دوسرا صیغہ اَفْعِلْ بِہٖ ہے جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (کیسا حسین ہے زید)

اَحْسِنْ صیغہ امر ہے بمعنی ماضی اس کی تقدیر ہے اَحْسَنَ زَیْدٌ ای صَارَ ذَا حُسْنٍ اور با زائد ہے -

فصل

اسماء عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں

۱- اسماء شرطیہ بمعنی اِنْ اور دہ نو ہیں -

مَنْ و مَا و اَیْنَ و مَتٰی و اَیٌّ و اَنّٰی و اِذْمَا و حَیْثُمَا و مَہْمَا -

یہ اسماء دو جملوں پر آتے ہیں پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں اور دونوں

جملوں میں فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں -

(۱) مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (جس کو تو مارے گا اس کو میں ماروں گا)

(۲) مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ (جو تو کرے گا وہ میں کروں گا)

(۳) اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا وہاں میں بیٹھوں گا)

(۴) مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ (جب تو کھڑا ہو گا تب میں کھڑا ہوں گا)

(۵) اَیَّ شَیْءٍ تَاْکُلْ اٰکُلْ (جو تو کھائے گا وہ میں کھاؤں گا)

(۶) اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ (جہاں تو لکھے گا وہاں میں لکھوں گا)

(۷) اِذْ مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ (جب تو سفر کرے گا تب میں سفر کروں گا)

(۸) حَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ (جہاں کا تو قصد کرے گا وہاں کا میں قصد کروں گا)

(۹) مَہْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جب تو بیٹھے گا تب میں بیٹھوں گا)

۲- اسماء افعال بمعنی ماضی اور وہ تین ہیں۔

هَیْهَاتَ (بَعُدَ) شَتَّانَ (افترق) سَرْعَانَ (سرع)

یہ اسماء اسم کو فاعل ہونے کی بنا پر رفع دیتے ہیں جیسے ہیہاتَ یومُ العِیدِ (عید کا دن دور ہوا) شَتَّانَ زیدٌ وعمرٌو (زید اور عمرو جدا ہوئے) سَرْعَانَ زیدٌ (زید نے جلدی کی)

۳- اسماء افعال بمعنی امر حاضر۔ اور وہ چھ ہیں۔

رُوَیْدَ (اَمْهِلْ) بَلْهَ (دَعْ) حَیَّهَلْ (اَقْبِلْ)

عَلَیْكَ (الزم) دُوْنَكَ (خذ) هَا (خُذْ)

یہ اسماء اسم کو مفعول ہونے کی بنا پر نصب دیتے ہیں جیسے رُوَیْدَ زیدًا (زید کو چھوڑ دو) بَلْهَ الرَّجُلَ (آدمی کو چھوڑ دو) حَیَّهَلِ الصَّلٰوۃَ (آؤ نماز کو) عَلَیْكَ الصدقَ (سچائی کو لازم کر لو) دُوْنَكَ الکتابَ (کتاب لے لو) هَا زیدًا (زید کو پکڑ لو)

۴- **اسم فاعل** - یہ فعل معروف کا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر متعدی ہو تو مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے مگر دو شرط کے ساتھ پہلی شرط یہ ہے کہ اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مبتدا کی خبر واقع ہو جیسے زیدٌ قائمٌ اَبُوہٗ (زیدٌ ضاربٌ اَبُوہٗ عمرًا۔

یا موصوف کی صفت ہو جیسے مررتُ برجلٍ ضاربٍ ابوہُ بکرًا
یا موصول کا صلہ ہو جیسے جاءنی القائمُ ابوہُ وجاءنی الضاربُ ابوہُ عمرًا
یا ذوالحال کا حال ہو جیسے جاءنی زیدٌ راکبًا غلامُہٗ فرسًا
یا ہمزۂ استفہام کے بعد ہو جیسے اَضاربٌ زیدٌ عمرًا
یا حرفِ نفی کے بعد ہو جیسے ماقائمٌ زیدٌ ۔
جو عمل قام ضرب اور رکب کرتا ہے وہی عمل قائمٌ ضاربٌ اور راکبٌ کرتا ہے ۔

۵ ۔ اسم مفعول ۔ یہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی مفعول مالم یُسمّ فاعلہٗ کو رفع دیتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب اُسی شرط کے ساتھ کہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو اور مبتدا کی خبر یا موصوف کی صفت یا موصول کا صلہ وغیرہ واقع ہو جیسے زیدٌ مضروبٌ ابوہُ وعمرٌو معطیً غلامُہٗ درہمًا وبکرٌ معلومٌ اِبنُہٗ فاضلًا وخالدٌ مخبرٌ ابنُہٗ عمرًا فاضلًا ۔ جو عمل ضُرِبَ واُعطِیَ وعُلِمَ واُخبِرَ کرتا ہے وہی عمل مضروبٌ ومعطیً ومعلومٌ ومخبرٌ کرتا ہے ۔

۶ ۔ صفت مشبہ

اپنے فعل کا عمل کرتی ہے بشرطیکہ مبتدا کی خبر یا موصوف کی صفت وغیرہ واقع ہو جیسے زیدٌ حسنٌ غلامُہٗ ۔ جو عمل حَسُنَ کرتا ہے وہی عمل حسنٌ کرتا ہے ۔

۷ ۔ اسم تفضیل ۔ اس کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے اوّل مِن کے ساتھ جیسے زیدٌ افضلُ من عمرٍو دوسرے الف لام کے ساتھ جیسے جاءنی زیدٌ الافضلُ ۔
تیسرے اضافت کے ساتھ جیسے زیدٌ افضلُ القومِ ۔ اور اس کا عمل فاعل میں ہوتا ہے اور وہ ھُوَ ہے جو اَفضلُ کا فاعل ہے اور اس میں پوشیدہ ہے ۔
اسم تفضیل کے ماقبل کو مُفضَّل کہتے ہیں اور مابعد کو مُفضَّل علیہ جیسے اوپر کی مثال میں

زید مُفضَّل ہے اور عمرو مفضّل علیہ۔

۸۔ مصدر۔ جب مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر متعدی ہو تو مفعول کو نصب بھی دیتا ہے جیسے اَعْجَبَنِی ضَرْبٌ زَیْدٌ عَمْرًا اور اگر چاہیں تو مصدر کو اس کے فاعل کی طرف مضاف کر دیں جیسے اعجبنی ضربُ زید عمرًا

۹۔ اسم مضاف۔ یہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے جیسے جَاءَنِی غلامُ زیدٍ۔
معلوم ہو کہ مضاف پر الف لام نہیں آتا۔

۱۰۔ اسم تام۔ اور وہ ایسا اسم ہے جو چار چیزوں یعنی تنوین[۱] یا نون تثنیہ[۲] یا نون جمع[۳] یا اضافت[۴] میں سے کسی کے ساتھ پورا ہو جائے اور اس کے تام ہونے کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ کسی دوسرے کی طرف مضاف نہیں ہو سکتا۔ ظاہر ہے کہ تنوین، نون تثنیہ، اور نون جمع موجود رہتے ہوئے اسم کسی دوسرے کی طرف مضاف نہیں ہو سکتا اسی طرح جب تک اسم کسی کی طرف مضاف ہو اس وقت تک دوسرے کی طرف مضاف نہیں ہو سکتا۔ اسم تام میں جب ابہام اور پوشیدگی ہو تو اس کو دور کرنے کے لئے تمیز آتی ہے، اسم تام اسی تمیز کو نصب دیتا ہے۔

تنوین کی مثال عِنْدِیْ رَطْلٌ زَیْتًا۔ تنوین مقدر کی مثال عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا کیونکہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ تھا۔ نون تثنیہ کی مثال عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا۔ نون جمع کی مثال ہَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا۔ مشابہ نون جمع کی مثال عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْہَمًا تا تِسْعُوْنَ دِرْہَمًا
اضافت کی مثال عِنْدِیْ مِلْؤُہٗ عَسَلًا (میرے پاس اس برتن بھر شہد ہے)

۱۱۔ اسماء کنایہ عدد۔ اور وہ دو لفظ ہیں کَمْ[۱] وکَذَا[۲]۔

کَمْ کی دو قسمیں ہیں استفہامیہ[۱] وخبریہ[۲] کَمْ استفہامیہ تمیز کو نصب دیتا ہے اور

کذا بھی جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ وعِنْدِیْ کَذَا دِرْہَمًا ۔
اور کم خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ (میں نے بہت سامال خرچ کیا)
اور کبھی کم خبریہ کی تمیز پر مِنْ جارہ آتا ہے جیسے کَمْ مِنْ مَلَکٍ فِی السَّمٰوٰاتِ (آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں)

عامل معنوی کی دو قسمیں ہیں

۱۔ ابتدا۔ یعنی اسم کا عاملِ لفظی سے خالی ہونا یہ مبتدا اور خبر دونوں کو رفع دیتا ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ مبتدا اور خبر دونوں کا عامل معنوی ہے یعنی ابتدا۔
یہاں دو مذہب اور بھی ہیں ۔
ایک یہ کہ ابتدا ، عامل ہے مبتدا میں اور مبتدا عامل ہے خبر میں ۔ اس مذہب کی بنا پر مبتدا کا عامل معنوی ہے اور خبر کا عامل لفظی ہے ۔
دوسرا یہ کہ مبتدا خبر میں عامل ہے اور خبر مبتدا میں عامل ہے ۔ اس مذہب کی بنا پر مبتدا اور خبر دونوں کا عامل لفظی ہے ۔

۲۔ فعل مضارع کا ناصب و جازم سے خالی ہونا۔ یہ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ ۔

فصل

اسم معمول کی تین قسمیں ہیں

مرفوع[۱] منصوب[۲] مجرور[۳]

مرفوعات آٹھ ہیں

فاعل[۱]، مفعول مالم یسم فاعلہ[۲]، مبتدا[۳]، خبر[۴] کان[۵] اور اس کے اخوات کا اسم،

ماولا مشبہتان بلیس کا اسم، اِنَّ اور اس کے اخوات کی خبر، لای نفی جنس کی خبر

منصوبات بارہ ہیں

مفعول مطلق، مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ، حال، تمیز، مستثنیٰ اِنَّ اوراسکے اخوات کا اسم، لای نفی جنس کا اسم، کان اوراسکے اخوات کی خبر، ماولا مشبہتان بلیس کی خبر۔

مجرورات دو ہیں

ایک مضاف الیہ دوسرا وہ لفظ جس پر حرف جر داخل ہو۔

فصل

مستثنیٰ کا بیان

مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو اِلّا اور اس کے اخوات کے بعد مذکور ہو تاکہ معلوم ہو کہ جو حکم اس کے ماقبل پر لگا ہے وہ مستثنیٰ پر نہیں لگا ہے اور اس کے ماقبل کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔

اِلّا کے اخوات غیر سوی حاشا خلا عدا ماخلا ماعدا لیس اور لایکون ہیں۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں

متصل و منقطع

متصل وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کا فرد ہو اور اس کے حکم سے الگ کر دیا گیا ہو جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا یہاں زید قوم کا فرد ہے اور قوم پر جو آنے کا حکم لگا ہے زید کو اس حکم سے الگ کر دیا گیا ہے۔

منقطع وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کا فرد نہ ہو اور اس کے حکم سے الگ کر دیا گیا ہو جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا۔ حمار قوم کا فرد نہیں ہے اور قوم پر جو آنے کا حکم لگا ہے حمار کو

اس حکم سے الگ کر دیا گیا۔

کلام مُوجَب وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو۔

کلام غیر مُوجَب وہ کلام ہے جس میں نفی یا نہی یا استفہام ہو۔

اگر مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ کو مُفرّغ کہتے ہیں جیسے مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدٌ۔

مستثنیٰ کا اعراب چار قسم پر ہے

پہلی قسم یہ کہ مستثنیٰ متصل اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا یا کلام غیر موجب میں مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو جیسے مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ یا مستثنیٰ منقطع ہو جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا یا مستثنیٰ خلا عدا ما خلا ما عدا لیس اور لا یکون کے بعد ہو جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا و عدا زیدًا وغیرہ تو ان سب صورتوں میں مستثنیٰ منصوب ہوگا

دوسری قسم یہ کہ مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو اس میں دو وجہ جائز ہے ایک یہ کہ استثناء کی بنا پر منصوب ہو۔

دوسری یہ کہ اپنے ماقبل سے بدل ہو جیسے مَا جَاءَنِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا و اِلَّا زَیْدٌ۔

تیسری قسم یہ کہ مستثنیٰ مفرغ کلام غیر موجب میں اِلَّا کے بعد ہو تو اس کا اعراب حسب عوامل مختلف ہوتا ہے جیسے مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدٌ و مَا رَاَیْتُ اِلَّا زَیْدًا و مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ۔

چوتھی قسم یہ کہ مستثنیٰ غیر و سویٰ و حاشا کے بعد ہو تو مجرور ہوتا ہے جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ غیر زیدٍ و سوی زیدٍ و حاشا زیدٍ۔

تنبیہ ۱ ۔ لفظ غیر کا اعراب مستثنیٰ بہ اِلَّا کے اعراب کی طرح ہے جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ غیرَ زیدٍ و غیرَ حمارٍ و مَا جَاءَنِی غیرُ زیدٍ الْقَوْمُ

وَمَا جَاءَنِی اَحَدٌ غَیْرُ زَیْدٍ وَغَیْرُ زَیْدٍ وَمَا جَاءَنِی غَیْرَ زَیْدٍ وَمَارَاَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ وَمَامَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ۔

۲۔ لفظ غیر صفت کے لئے موضوع ہے اور کبھی استثناء کے لئے آتا ہے جیسا کہ اِلَّا استثناء کے لئے موضوع ہے اور کبھی صفت میں مستعمل ہوتا ہے جیسے لَوْکَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یعنی غیر اللہ اور اسی طرح لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ای غیرُ اللّٰہِ۔

فصل

توابع کا بیان

تابع وہ دوسرا لفظ ہے جس کا اعراب پہلے لفظ کے موافق ہو ایک ہی جہت سے یعنی پہلے لفظ کا اعراب براہِ راست عامل سے ہو اور دوسرے کا اعراب پہلے کے واسطہ سے ہو۔ پہلے لفظ کو **متبوع** کہتے ہیں۔

توابع کی پانچ قسمیں ہیں

صفت[۱] تاکید[۲] بدل[۳] عطف بحرف[۴] عطف بیان[۵]

صفت وہ تابع ہے جو ایسے وصف کو بتلائے جو اُس کے متبوع میں ہے جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ یا اس وصف کو بتلائے جو متبوع کے متعلق میں ہے جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ۔

پہلی قسم کو صفت بحالِ موصوف کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم کو صفت بحالِ متعلقِ موصوف۔ پہلی قسم میں موصوف صفت کی مطابقت دس چیزوں میں ضروری ہے تعریف[۱] وتنکیر[۲] تذکیر[۳] وتانیث[۴] افراد[۵] وتثنیہ[۶] وجمع[۷] رفع[۸] ونصب[۹] وجر[۱۰]۔ جیسے عِنْدِی رَجُلٌ عَالِمٌ ورَجُلَانِ عَالِمَانِ ورِجَالٌ عَالِمُوْنَ وزَیْدُ الْعَالِمُ وامْرَاَۃٌ عَالِمَۃٌ وغیرہ۔

اس میں بیک وقت چار چیزیں پائی جائیں گی۔ اور دوسری قسم میں موصوف صفت کی مطابقت صرف پانچ چیزوں میں ضروری ہے۔ تعریف[۱] وتنکیر[۲]، رفع[۳] ونصب[۴] وجر[۵]

جیسے مِنْ ہٰذِہِ القَرْیَۃِ الظَّالِمِ اَہْلُہَا ۔

اس میں بیک وقت دو چیزیں پائی جائیں گی ۔

تنبیہ :- چونکہ جملہ خبریہ نکرہ کے حکم میں ہے اس لئے نکرہ کی صفت بن سکتا ہے جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ یا قَامَ اَبُوْہُ اور جملہ میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو نکرہ موصوفہ کی طرف لوٹے ۔ صفت کو نعت اور موصوف کو منعوت بھی کہتے ہیں ۔

تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کو نسبت میں پختہ کر دیتا ہے کہ وہی منسوب یا منسوب الیہ ہے کوئی دوسرا نہیں یا یہ تبلاتا ہے کہ حکم متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے ۔ اس کے متبوع کو مؤکد کہتے ہیں ۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں لفظی[1] اور معنوی[2]

تاکید لفظی لفظ کی تکرار سے ہوتی ہے جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ ، ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ ، اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ۔

تاکید معنوی آٹھ لفظ سے ہوتی ہے نَفْسٌ[1] عَیْنٌ[2] کِلَا وکِلْتَا[3] کُلٌّ[4] اَجْمَعُ[5] اَکْتَعُ[6] اَبْتَعُ[7] اَبْصَعُ ۔ جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ نَفْسُہٗ والزیدانِ اَنْفُسُہُمَا والزَّیدونَ اَنفسُہم اسی طرح عَینُہٗ واَعینُہما واَعینُہم اور کِلا وکِلتا مثنّٰی کے لئے خاص ہیں جیسے جَاءَ الزَّیدانِ کِلَاہُمَا والہندان کِلتَاہُمَا وجَاءَنِی القَوْمُ کُلُّہُمْ اجمعونَ اکتعونَ ابتعونَ ابصعونَ ۔

تنبیہ :- اَکْتَعُ واَبْتَعُ واَبْصَعُ لفظ اجمع کے تابع ہیں لہٰذا نہ اَجْمَعُ کے بغیر آتے ہیں نہ اَجْمَعُ پر مقدم ہوتے ہیں ۔

بدل وہ تابع ہے کہ نسبت میں وہی مقصود ہوتا ہے نہ کہ اس کا متبوع اور اس کے متبوع کو مُبْدَل منہ کہتے ہیں ۔

بدل کی چار قسمیں ہیں بدل الکل[1] بدل البعض[2] بدل الاشتمال[3] بدل الغلط[4]

بدل الکل وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہی ذات ہو جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ اَخُوْکَ۔

بدل البعض وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول مبدل منہ کا جزء ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَاْسُہٗ

بدل الاشتمال وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول مبدل منہ سے تعلق رکھتا ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ۔

بدل الغلط وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔

عطف بحرف وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد آوے اور وہ اور اس کا متبوع دونوں مقصود بالنسبۃ ہوں جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ وَعَمْرٌو۔ متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں۔ عطف بحرف کو عطف نسق بھی کہتے ہیں۔

عطف بیان وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کو واضح کرے جیسے قَامَ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ وَقَامَ عَبْدُاللّٰہِ اَبُوْبَکْرٍ۔ متبوع کو مُبَیَّن اور تابع کو عطف بیان کہتے ہیں۔

فصل

حروف غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں

۱۔ حروف تنبیہ اور وہ تین ہیں اَلَا[1] و اَمَا[2] و ہَا[3]

۲۔ حروف ایجاب اور وہ چھ ہیں نَعَمْ[1] و بَلٰی[2] و اَجَلْ[3] و اِیْ[4] و جَیْرِ[5] و اِنَّ[6]

۳۔ حروف تفسیر اور وہ دو ہیں اَیْ[1] و اَنْ[2] جیسے نَادَیْنَاہُ اَنْ یَا اِبْرَاہِیْمُ

۴۔ حروف مصدر اور وہ تین ہیں مَا[1] و اَنْ[2] و اَنَّ[3] سا و اَنْ فعل کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتے ہیں۔

۵۔ **حروف تحضیض** اور وہ چار ہیں اَلَّا و ہَلَّا و لَوْلَا و لَوْمَا۔

۶۔ **حرف توقع** اور وہ قَدْ ہے ماضی پر تحقیق کے لئے اور ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لئے اور مضارع میں تقلیل کے لئے آتا ہے۔

۷۔ **حروف استفہام** اور وہ تین ہیں مَا و ہمزہ و ہَلْ۔

۸۔ **حرف ردع** اور وہ کَلَّا ہے پھیر دینے کے معنیٰ میں اور حَقًّا کے معنیٰ میں بھی آیا ہے جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔

۹۔ **تنوین** اور اس کی پانچ قسمیں ہیں :۔

(۱) تنوین تمکن جو اسم کو منصرف ظاہر کرے جیسے زیدٌ۔

(۲) تنوین تنکیر جو اسم کے نکرہ ہونے کو تبلائے جیسے صَہٍ ای اُسکُتْ سکوتًا مَا فِی وَقتٍ مَّا اور صَہْ بغیر تنوین کے تو اس کے معنیٰ ہیں اُسْکُتِ السکوتَ الاٰن۔

(۳) تنوین عوض جو مضاف الیہ کے عوض میں آئے جیسے یومئذٍ کہ اصل میں یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا تھا۔

(۴) تنوین مقابلہ جو جمع مونث سالم میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابل ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ

(۵) تنوین ترنم جو اشعار کے آخر میں ہو جیسے

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلُ وَالعِتَابَنْ وَقُوْلِی اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

تنوین ترنم اسم و فعل و حرف سب میں آتی ہے اور پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ مختص ہیں۔

تنبیہ :۔ مانع تنوین تین چیزیں ہیں

(۱) الف لام یعنی اسم کا معرف باللام ہونا جیسے الرَّجُلُ۔

(۲) اضافت یعنی اسم کا مضاف ہونا جیسے کتابُ زیدٍ۔

(۳) عدمِ انصراف یعنی اسم کا غیر منصرف ہونا جیسے عُمَرُ۔

۱۰- **نون تاکید** ثقیلہ و خفیفہ فعل مضارع کے آخر میں جیسے اِضْرِبَنَّ اِضْرِبَنْ

۱۱- **حروف زیادت** اور وہ آٹھ ہیں اِنْ وانْ وما ولا ومِنْ وکاف وباء ولام

آخر کے چار حروفِ جر میں بیان ہوئے۔

۱۲- **حروف شرط** اور وہ دو ہیں اَمّا ولَوْ۔

اَمّا مجمل کی تفصیل و تفسیر کے لئے ہے اور اس کے جواب میں فا لانا ضروری ہے جیسے فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَامَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ وَامَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ۔

اور لَوْ ثانی کے منتفی ہونے کے لئے ہے اول کے منتفی ہونے کی وجہ سے جیسے لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔

۱۳- **لَوْلَا** ثانی کے منتفی ہونے کے لئے ہے اول کے موجود ہونے کی وجہ سے جیسے لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

۱۴- **لام مفتوحہ** تاکید کے لئے جیسے لَزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

۱۵- **ما بمعنیٰ مادام** جیسے اَقُومُ مَا جَلَسَ الْاَمِيرُ۔

۱۶- **حروف عطف** اور وہ دس ہیں۔

واو۱ وفا۲ وثُمَّ۳ وحتّٰی۴ واِمّا۵ واَوْ۶ واَمْ۷ ولا۸ وبَلْ۹ ولٰکِنْ۱۰

تمت

	تعداد (گنتی)	
۱- وَاحِدٌ	۱۹- تِسْعَةَ عَشَرَ	۳۷- سَبْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ
۲- اِثْنَانِ	۲۰- عِشْرُوْنَ	۳۸- ثَمَانِيَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ
۳- ثَلٰثَةٌ	۲۱- اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ	۳۹- تِسْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ
۴- اَرْبَعَةٌ	۲۲- اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ	۴۰- اَرْبَعُوْنَ
۵- خَمْسَةٌ	۲۳- ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۴۱- اَحَدٌ وَّاَرْبَعُوْنَ
۶- سِتَّةٌ	۲۴- اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۴۲- اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ
۷- سَبْعَةٌ	۲۵- خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۴۳- ثَلٰثَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ
۸- ثَمَانِيَةٌ	۲۶- سِتَّةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۴۴- اَرْبَعَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ
۹- تِسْعَةٌ	۲۷- سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۴۵- خَمْسَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ
۱۰- عَشَرَةٌ	۲۸- ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۴۶- سِتَّةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ
۱۱- اَحَدَ عَشَرَ	۲۹- تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۴۷- سَبْعَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ
۱۲- اِثْنَا عَشَرَ	۳۰- ثَلَاثُوْنَ	۴۸- ثَمَانِيَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ
۱۳- ثَلٰثَةَ عَشَرَ	۳۱- اَحَدٌ وَّثَلَاثُوْنَ	۴۹- تِسْعَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ
۱۴- اَرْبَعَةَ عَشَرَ	۳۲- اِثْنَانِ وَّثَلَاثُوْنَ	۵۰- خَمْسُوْنَ
۱۵- خَمْسَةَ عَشَرَ	۳۳- ثَلٰثَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ	۵۱- اَحَدٌ وَّخَمْسُوْنَ
۱۶- سِتَّةَ عَشَرَ	۳۴- اَرْبَعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ	۵۲- اِثْنَانِ وَخَمْسُوْنَ
۱۷- سَبْعَةَ عَشَرَ	۳۵- خَمْسَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ	۵۳- ثَلٰثَةٌ وَّخَمْسُوْنَ
۱۸- ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	۳۶- سِتَّةٌ وَّثَلَاثُوْنَ	۵۴- اَرْبَعَةٌ وَّخَمْسُوْنَ

۵۵- خَمْسَةٌ وَّخَمْسُوْنَ
۵۶- سِتَّةٌ وَّخَمْسُوْنَ
۵۷- سَبْعَةٌ وَّخَمْسُوْنَ
۵۸- ثَمَانِيَةٌ وَّخَمْسُوْنَ
۵۹- تِسْعَةٌ وَّخَمْسُوْنَ
۶۰- سِتُّوْنَ
۶۱- اَحَدٌ وَّسِتُّوْنَ
۶۲- اِثْنَان وَّسِتُّوْنَ
۶۳- ثَلٰثَةٌ وَّسِتُّوْنَ
۶۴- اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ
۶۵- خَمْسَةٌ وَّسِتُّوْنَ
۶۶- سِتَّةٌ وَّسِتُّوْنَ
۶۷- سَبْعَةٌ وَّسِتُّوْنَ
۶۸- ثَمَانِيَةٌ وَّسِتُّوْنَ
۶۹- تِسْعَةٌ وَّسِتُّوْنَ
۷۰- سَبْعُوْنَ
۷۱- اَحَدٌ وَّسَبْعُوْنَ
۷۲- اِثْنَانِ وَّسَبْعُوْنَ
۷۳- ثَلٰثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ

۷۴- اَرْبَعَةٌ وَّسَبْعُوْنَ
۷۵- خَمْسَةٌ وَّسَبْعُوْنَ
۷۶- سِتَّةٌ وَّسَبْعُوْنَ
۷۷- سَبْعَةٌ وَّسَبْعُوْنَ
۷۸- ثَمَانِيَةٌ وَّسَبْعُوْنَ
۷۹- تِسْعَةٌ وَّسَبْعُوْنَ
۸۰- ثَمَانُوْنَ
۸۱- اَحَدٌ وَّثَمَانُوْنَ
۸۲- اِثْنَانِ وَّثَمَانُوْنَ
۸۳- ثَلٰثَةٌ وَّثَمَانُوْنَ
۸۴- اَرْبَعَةٌ وَّثَمَانُوْنَ
۸۵- خَمْسَةٌ وَّثَمَانُوْنَ
۸۶- سِتَّةٌ وَّثَمَانُوْنَ
۸۷- سَبْعَةٌ وَّثَمَانُوْنَ
۸۸- ثَمَانِيَةٌ وَّثَمَانُوْنَ
۸۹- تِسْعَةٌ وَّثَمَانُوْنَ
۹۰- تِسْعُوْنَ
۹۱- اَحَدٌ وَّتِسْعُوْنَ
۹۲- اِثْنَانِ وَّتِسْعُوْنَ

۹۳- ثَلٰثَةٌ وَّتِسْعُوْنَ
۹۴- اَرْبَعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ
۹۵- خَمْسَةٌ وَّتِسْعُوْنَ
۹۶- سِتَّةٌ وَّتِسْعُوْنَ
۹۷- سَبْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ
۹۸- ثَمَانِيَةٌ وَّتِسْعُوْنَ
۹۹- تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ
۱۰۰- مِائَةٌ
۲۰۰- مِائَتَانِ
۳۰۰- ثَلَاثُ مِائَةٍ
۴۰۰- اَرْبَعُ مِائَةٍ
۵۰۰- خَمْسُ مِائَةٍ
۶۰۰- سِتُّ مِائَةٍ
۷۰۰- سَبْعُ مِائَةٍ
۸۰۰- ثَمَانُ مِائَةٍ
۹۰۰- تِسْعُ مِائَةٍ
۱۰۰۰- اَلْفٌ
۲۰۰۰- اَلْفَانِ
۳۰۰۰- ثَلٰثَةُ اٰلَافٍ

مائۃ عامل منظوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عامل اندر نحو صد باشد چنیں فرمودہ اند — شیخ عبد القاہر جرجانی پیر ہدا

معنوی از وی دو باشد جملہ دیگر لفظی اند — باز لفظی شد سماعی و قیاسی ای فتا

زاں نود و یک داں سماعی ہفت دیگر از قیاس — آں سماعی سیزدہ نوع است بے روو ریا

نوع اول ہفدہ حرف جر بود میداں یقیں — کاندریں یک بیت آمد جملہ بیچون و چرا

باؤ تا و کاف و لام و واؤ منذ و مذ خلا — رب حاشا من عدا فی عن علیٰ حتیٰ الیٰ

النوع الثانی والثالث

اِنَّ یا اَنَّ کاَنَّ لیتَ لکنَّ لعلَّ — ناصبِ اسم اند و رافع در خبر ضد ما و لا

النوع الرابع

واؤ و یا و ہمزہ و اِلّا اَیَا وایُ ہیا — ناصب اسم اند پس ایں ہفت حرف ای مقتدا

النوع الخامس

اَنْ و لَنْ پس کَےْ اِذَنْ ایں چار حرفِ معتبر — نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضا

النوع السادس

اِنْ و لَمْ لمّا و لامِ اَمر و لای نہی نیز — پنج حرف جازم فعل اند ہر یک بے دغا

النوع السابع

مَنْ و مَا مہما و ایّ حیثما اذ ما متیٰ — اَیْنَما انّیٰ نہ اسم جازم آمد فعل را

ناصبِ اسمِ منکّر نوع ہشتم چار اسم — ہست چوں تمیز باشد آں منکّر ہر کجا

اولیں لفظ عشر باشد مرکب با احد — ہمچنیں تا تسع تسعین بر شمر ایں حکم را

بازثانی کم چو استفہام باشد نے خبر ثالث ایشاں کاین رابع ایشاں کذا

النوع التاسع

نہ بود اسماء افعالے کزاں شش ناصب اند دونک بلہ علیک حیہل باشد وھا

پس رُوَید باز رافع اسم را ہیہات داں باز شتان است وسرعان یا دگر این ہیہا

نوع عاشر سیزدہ فعل اند کایشاں ناقص اند رافع اسم اند وناصب در خبر چوں ما ولا

کان صار اصبح امسی واضحی ظل بات ما فتی ما دام ما انفک لیس باشد از قفا

ما برح ما زال وافعالے کزینہا مشتق اند ہر کجا بینی ہمیں حکم است در جملہ روا

النوع الحادی عشر

دیگر افعال مقارب در عمل چوں ناقص اند ہست آں کاد و کرب باد وشک دیگر عسیٰ

النوع الثانی عشر

دیگر افعال یقین وشک بود کاں بر دو اسم چوں در آید ہر یکے منصوب سازد ہر دو را

خلت باشد با علمت پس حسبت باز عمت پس ظننت باز رأیت پس وجدت بے خطا

النوع الثالث عشر

رافع اسماء جنس افعال مدح وذم بود چار باشد نعم بئس ساء انگہ حبذا

عوامل قیاسیہ

بعد ازاں ہفت قیاسی اسم فاعل مصدر است اسم مفعول ومضاف وفعل باشد مطلقا

پس صفت باشد کہ آں مانند اسم فاعل است ہفتم اسم تام باشد ناصب تمیز را

عوامل معنویہ

عامل فعل مضارع معنوی باشد بداں ہمچنیں معنی بود عامل یقیں در مبتدا

تمت